انسانی ضمیر اور استعفا

تحریر: سہیل احمد لون

Lord John Sewel چند روز برطانوی میڈیا میں زیر بحث رہنے کے بعد لارڈ شپ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔ یہ اقدام ان کو اس وقت اٹھانا پڑا جب ان کی خفیہ ریکارڈنگ جس میں وہ مبینہ طور پر کسی طوائف کے ساتھ کوکین کا شوق پورا کر رہے تھے۔ لارڈ سیول ایک سینئر سیاسی رہنما ہیں۔ انہوں نے سیاست کا آغاز کونسلر کی حیثیت سے کیا۔ ٹونی بلیئر کی گورنمنٹ میں وہ ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہے، مئی 2012ء میں وہ ہاؤس آف لارڈز میں ''Chairman of Committees'' منتخب ہوئے۔ کسی نجی پارٹی کے دوران ''انجوائے'' کرتے ہوئے ایک مبینہ ویڈیو کی ریلیز نے ان کا سیاسی کیریئر وقت سے پہلے ہی ختم کر دیا۔ تین دن کے میڈیا ٹرائل کے بعد عوامی رائے عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لارڈ سیول نے اپنے عہدوں سے استعفا دے دیا۔ قانون سازی کرنے والے یا قانون بنانے والے اگر خود ہی قانون توڑنا شروع کر دیں گے تو عام آدمی اگر قانون کی پاسداری نہ کرے تو اس کو سزا کیسے دی جا سکتی ہے؟ لہذا عوام الناس میں ایک مثال قائم کرنے کے لیے کسی بھی قانونی چارہ جوئی یا تفتیش کا عمل شروع ہونے سے پہلے ہی لارڈ سیول نے استعفی دے کر اپنی جان اور عزت بچانے میں ہی بہتری سمجھی۔ یہ پہلا موقع نہیں جب کسی برطانوی سیاسی رہنما نے استعفی دیا ہو اس کی مثالیں بھی وطن عزیز میں سیلاب، لوڈشیڈنگ، دہشت گردی، اور کرپشن کی طرح سدا بہار ہیں۔ بیرونس سعیدہ وارثی نے غزہ میں پیش آنے والے اسرائیلی افواج کے غیر انسانی سلوک کو "morally indefensible" کہہ کر استعفی دیدیا۔ حالیہ برطانوی انتخابات سے قبل انتخابی مہم کے دوران لبرل ڈیموکریٹس کے امیدوار Ibrahim Taguri کو اس وقت استعفی دینا پڑا جب ان کا ایک سیکنڈل منظر عام پر آ گیا جس میں انہوں نے مبینہ طور پر پارٹی کے لیے £7500 سے زائد رقم بطور عطیہ لی تھی جس کی اجازت قانون نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ مالی کرپشن نہیں تھی انہوں نے رقم عطیہ قبول کر کے پارٹی کے فنڈز میں جمع کروائی تھی مگر اخلاقی جواز کے فقدان کی بنا پر وہ پارٹی ٹکٹ سے دستبردار ہو گئے۔ گزشتہ برس کلچر سیکریٹری ماریہ ملر Maria Miller نے over expenses کا سکینڈل منظر عام پر آنے کے بعد استعفی دیا جس کے بعد ایم پی ساجد جاوید کو یہ وزارت سونپی گئی۔ ماریہ ملر کو حالانکہ ڈیوڈ کیمرون کی بھرپور حمایت حاصل تھی اس کے باوجود انہوں نے moral grounds پر استعفی دینا ہی بہتر سمجھا۔ انتخابی مہم کے دوران Sir Malcolm Rifkind کا cash-for-access scandal میڈیا میں زیر بحث آ گیا جس پر جناب رفکینڈ نے Kensington میں ٹوری پارٹی کی سیٹ محفوظ رکھنے کے لیے سٹیپ ڈاؤن ہو گئے۔ برطانوی عام انتخابات کے بعد ہارنے والی سیاسی جماعتوں کے سربراہان سمیت متعدد سیاسی رہنماؤں نے اپنے عہدوں سے استعفے دے دیے۔ یہ روش صرف سیاست میں ہی نہیں بلکہ دیگر میدانوں میں بھی ہے۔ فٹبال کے عالمی کپ میں ناکامی کے بعد کپتان اور کوچ کا اخلاقی بنیادوں پر استعفی دینا ایک عمومی سی بات ہے۔ گزشتہ ایشز سیریز میں اچھی کارکردگی نہ دکھانے کے غم میں برطانوی بلے باز جوناتھن ٹراٹ، آف سپنر گرائم سوان اور وکٹ کیپر میٹ پرائر نے بین الاقوامی کرکٹ سے باعزت طور پر کنارہ کشی کر لی۔ اگر ہم اپنے سیاسی اکابرین اور اشرافیہ پر نظر ڈالیں تو ان کا دوسرا گھر برطانیہ ہی لگتا ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ میاں نواز شریف

نے وزیر اعظم بننے کے بعد سب سے زیادہ سیاسی طواف لندن کے کیے، خادم اعلیٰ بھی شفاء تلاش کرنے ملکہ کے دیس میں آتے جاتے رہتے ہیں۔اکثر سیاسی پلان بشمول این۔آر۔او سب لندن میں ہی ہوتے ہیں۔جلاوطنی چاہے خودساختہ ہو یا حقیقی سیاستدانوں کو ''سیاسی اعتکاف'' کے لیے لندن سے بہتر کوئی جگہ نہیں ملتی۔حیران کن طور پر اخلاقی قدروں کی بنیاد پر استعفا دینے کا ولائتی وائیرس آج تک ہمارے دیسی سیاست دانوں پر اثر انداز نہیں ہوا۔اس کے لیے انہوں نے کونسی ڈھیٹ ویکسینیشن کروارکھی ہے اس کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ایک نجی چینل پر وفاقی وزیر برائے ریلوے خواجہ سعد رفیق اخلاقیات کی باتیں کرتے نظر آئے مگر ان کی اخلاقیات اس وقت کہاں ہوتی ہے جب ٹرین نہر گر جاتی ہے یا گھروں میں گھس جاتی ہیں۔ان کو عام ٹرین اور بلٹ ٹرین کا فرق معلوم نہیں تھا مگر وہ اپنے سیاسی آقا کے پشاور سے کراچی تک بلٹ ٹرین چلانے کے موقف کی تائیداور دفاع کرتے رہے۔ان کے حلقے میں دھاندلی کا شور سب سے پہلے اٹھا مگر سپیکر قومی اسمبلی کی طرح وہ بھی اخلاقی قدروں کو بھول کر سٹے آڈر کے پیچھے چھپتے رہے۔عوام سے چھ ماہ میں لوڈشیڈنگ کا وعدہ کیا گیا، زرداری سے لوٹی ہوئی عوامی رقم پیٹ سے نکالنے کا نعرہ لگانے والے بھی اخلاقی قدریں بھول کر عوام کی ''خدمت'' میں مشغول ہو گئے۔جس نے فوج اور حساس اداروں کے خلاف سب سے زیادہ نازیبا زبان استعمال کی اسے ہی دفاع کا وزیر بنانے پر کسی نے شرمندگی محسوس نہ کی۔ نیب میں کرپشن کے مہا کیسز ہونے کے باوجود سب عوام پر اسی طرح مسلط ہیں۔2برس تک الزامات کی برسات کرنے اور دھاندلی کی لکیر پر سوٹے مارنے کے بعد سونامی کو برساتی نالہ بنانے والے بھی عوام سے شرمندہ نہیں۔کرکٹ میں چیمپئن ٹرافی سے باہر ہونے کا ڈر ہے اور ہاکی میں پہلی بار اولمپکس کے لیے کوالیفائی نہیں کیا مگر کوئی اتنا شرمندہ نہیں کہ مستعفی ہو جائے۔ماڈل ٹاؤن میں غریب عوام کو سرعام گولیاں مارنے کے باوجود کسی کا ضمیر نہ جاگا، ہر سال سیلاب میں لاکھوں غریب بے سروسامانی کی حالت میں نظر آتے ہیں مگر ہمارا اشرافیہ فوٹوسیشن میں بھی شرمندہ صورت بنا تا دکھائی نہ دیا بلکہ اس میں بھی پوزنگ پر توجہ دینا مناسب خیال کیا گیا۔نظریہ ضرورت کے نام پر عدل وانصاف کا قتل ہونے پر بھی کوئی شرمندہ نہیں ہوا۔جہاں سربراہ مملکت پر کرپشن کے کیسز ہوں مگر وہ استعفی دے کر صاف وشفاف تحقیات کروانے کی بجائے استثنی کی بین بجا کر ڈنگ ٹپا جائیں تو ان کے نیچے کام کرنے والے اگر عوام کو اپنی استطاعت کے مطابق ڈنگ مار رہے ہیں تو قوم کو خود ہی تریاق دریافت کرنا ہو گا۔

برطانیہ محبت کرنے والوں کی سرزمین ہے خواہ وہ عوام سے ہو یا کسی شہزادی سے کیونکہ برطانوی تاریخ میں لوگوں نے محبت کیلئے تخت وتاج ٹھکرا دیئے اور ہمارے ہاں اقتدار حاصل کیا جاتا ہے نفرتوں کو جنم دینے کیلئے،محبتوں کے درختوں کا کاٹنے کیلئے،انسان کو انسان سے دور کرنے کیلئے،کبھی مذہب کی بنیاد پر،کبھی نسل کی بنیاد پر،کبھی مسلک کی بنیاد پر،کبھی صوبہ پرستی کی بنیاد پر،کبھی طبقات کی بنیاد پر اور ایسا کرنے والے ہمیشہ بے رحم لوگ ہوتے ہیں اور بے رحم لوگوں سے یہ توقع کرنا کہ اُن میں احساس یا ذمہ داری نام کی کوئی شے ہوگی انتہائی احمقانہ سوچ ہے۔میں برطانیہ میں معمولی باتوں پر استعفا دینے والوں بارے لکھ رہا تھا تو میرے ذہن میں یحیی خان آرہا تھا جو ملک توڑنے کے بعد بھی صدر رہنے کا خواہش مند تھا اور اُس نے بچے کچھے اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کیلئے ایک اسلامی آئین مسیحی جسٹس سے تیار بھی کروالیا تھا لیکن آخر کار اُسے سمجھایا گیا کہ کام مکمل ہو چکا ہے اب آپ تشریف لے جائیں۔جہاں تک پاکستانی سیاستدانوں کی بات تو تازہ ترین

بات تحریک انصاف کے حامد خان پر ہو سکتی ہے۔ جوڈیشل کمیشن کے فیصلے کو عمران خان تسلیم کر چکے ہیں اور اب الیکشن کمیشن سے اُن لوگوں کو نکالنے کا مطالبہ کرتے نظر آ رہے ہیں جن کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ دھاندلی یا بے ضابطگی ہوئی ہے لیکن دوسری طرف عمران خان نے اپنی منتخب تنظیم کو ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے انٹرا پارٹی الیکشن کے چیف الیکشن کمیشن مسٹر حامد خان کو وارننگ بھی نہیں دی اور نہ ہی حامد خان میں اتنی اخلاقی جرات دکھائی دی کہ وہ انٹر پارٹی الیکشن میں اگر دھاندلی ہوئی ہے تو اس پر تحریک انصاف کے ورکروں اور قائدین سے معافی مانگتے بلکہ انہوں نے الٹا پریس کانفرس کر کے پارٹی میں موجود انٹر پارٹی الیکشن میں جیتنے والوں کو تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ۔ پریس کانفرس میں حامد خان کے ساتھ تحریک انصاف کے وہ ''پرانے'' کارکن بیٹھے تھے جن کا سیاسی سفر کبھی تحریک انصاف میں بھی شروع نہیں ہوا تھا۔ میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں ہفتہ کو ہونے والے پروگرام میں عمران خان نے کھلے لفظوں میں جہانگیر ترین اور عبدالعلیم خان کو پارٹی کے نہ صرف نظریاتی ورکر قرار دے دیا ہے بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ نظریاتی کون ہے یہ فیصلہ میں خود کروں گا۔ تحریک انصاف کے ورکر عبدالعلیم خان سے فنڈ بھی لیتے ہیں اور اُس کی مخالفت بھی کرتے ہیں ۔ اب حامد خان کا تحریک انصاف میں کیا مستقبل ہو گا اس کا فیصلہ حامد خان نے خود کرنا ہے اور استعفا دینے کے موڈ میں وہ دکھائی نہیں دیتے کیونکہ استعفا کا تعلق انسانی ضمیر سے جڑ ہوتا ہے اور اُس کی حالت پاکستان میں آپ کے سامنے ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

01-08-2015

sohailloun@gmail.com